افکار احرار

اسلامی نظام ریاست و حکومت

اسلام دین کامل ہے، صرف مسلمانوں ہی نہیں، بلکہ دنیا کے تمام انسانوں کی فطری ضروریات اور زندگی کے تمام بنیادی مطالبات کی تکمیل کا مدعی و علمبردار ہے اور اپنے نہ بدل سکنے والے الہامی اصول کے زیر سایہ قائم ہونے والی حکومت میں عوام کے جملہ حقوق و مفادات کا عملی محافظ اور ضامن ہے۔

عہد نبوت علی صاحبہا السلام اور دور خلافت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خالص اور مکمل اسلامی خلافت و ریاست (سٹیٹ) کے بعد اموی اور عباسی اقتدار سے لے کر سلطان "محی الدین اورنگزیب عالمگیر" رحمۃ اللہ علیہ کے عہد تک قائم ہونے والی تمام شخصی مسلمان حکومتوں میں بھی بہ قدر ممکن اس دعویٰ کی عملی تفسیر کا سراغ ملتا ہے۔ اور قریباً ڈیڑھ ہزار سال کی اسلامی تاریخ کے صفحات اس پر گواہ ہیں!

اسلام اپنے عالمگیر اخوت و مساوات کے بنیادی ضابطہ کے تحت ایک مثالی معاشرہ، ایک روشن و انقلاب انگیز تہذیب و تمدن نیز غربت و بدحالی، خیانت و غصب، رشوت و سود اور ظلم و جبر سے پاک صاف اقتصادی نظام کو جنم دیتا ہے۔

اسلام کے انہی اصول جہاں بانی کے مطابق فرقہ وارانہ اختلافات اور پیشہ وارانہ امتیازات کے جاہلی نظریہ پر مبنی سلطنت کبھی قائم نہیں ہو سکتی، بلکہ اس فساد سے خالی اقتدار و غلبہ ہی دینی حکومت کہلا سکے گا، اسلامی نظام میں تمام فرقے متحد ہو کر ایک امت اور تمام پیشہ ور طبقات مل کر ایک قوم میں تبدیل ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ اقتدار کی ہر شکل چاہے وہ ظاہر میں کتنی ہی عوامی اور جمہوری کیوں نہ ہو، درحقیقت سیکولرازم اور لادینیت کے مہذب مگر منافقت آمیز اور کافرانہ نقطۂ نظر کی حامل۔ ایک سراسر غیر اسلامی حکومت قرار دی جائے گی۔ یہ فیصلہ کسی شخصی خیال، رائے یا گروہی عصبیت کا نتیجہ نہیں، بلکہ بلااستثناء و ترمیم پوری امت کا متفقہ اسلامی عقیدہ ہے۔

قرآن کریم کے تیس پارے، بیس لاکھ احادیث شریفہ، دو لاکھ صحابہ کرام کا اجماع و اجتہاد، نیز امت کی قطعی اور واحد نمائندہ اکثریت، سواد اعظم اہل السنت والجماعت کے حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، چاروں فقہی مذاہب کے متفقہ و مسلمہ پندرہ لاکھ مسائل اور خالص اسلامی قوانین، ہر دور اور ہر زمانہ میں ہر مسئلہ کا اصل ماخذ اور بنیادی سرچشمہ ہیں۔

جانشین امیر شریعت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ

(اقتباس اداریہ، پندرہ روزہ "الاحرار" لاہور جلد: ۱۔ شمارہ: ۱۔ جنوری ۱۹۷۰ء)